سوال

(18)نماز میں آمین بالجہر کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کے لیے صلوۃ جہریہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی ﷺ سے ثابت ہوا ہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ إذا فرغ من قراءة القران رفع صوته وقال آمين'' رواه الدارقطني وحسنه، والحاكم وصححه، كذا في بلوغ المرام۔ (سنن الدارقطني (١ ٣٣٥) وقال: ''هذا إسناد حسن'' المستدرك (١ ٣٤٥) بلوغ المرام ٢٨٣)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قراءتِ قرآن سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے اور آمین کہتے۔ اس کی روایت دار قطنی نے کی ہے اور اس کو حسن قرار دیا ہے۔ حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔ ''بلوغ المرام'' میں ایسا ہی ہے۔''

''عن وائل بن حجر قال: سمعت النبي ﷺ قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين، وقال آمين، ومد بها صوته۔'' رواه الترمذي (سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٤٨) وقال الترمذي: ''حديث وائل بن حجر حديث حسن'')

''وائل بن حجر کے واسطے سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) پڑھتے ہوئے سنا اور انھوں نے آمین کہا اور اپنی آواز کو کھینچا۔ اس کی روایت ترمذی نے کی ہے۔''

پس ان دونوں حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کا ثابت ہوا۔ لیکن منفرد، پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوع سے ثابت ہے۔ پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے، ثابت ہوا واسطے منفرد کے۔ باقی رہا حکم مقتدی کا، پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے۔ اس واسطے کہ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے:

''قال: قال رسول الله ﷺ: ما حسدتكم اليهود على شيء ما حسدتكم على آمين، فأكثروا من قول آمين'' رواه ابن ماجه (سنن ابن ماجه، رقم الحديث (٨٥٧) اس حدیث کی سند ''طلحہ بن عمرو'' کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن سنن ابن ماجہ (٨٥٦) وغیرہ میں مذکورہ اسی روایت کی ہم معنی دیگر صحیح روایات موجود ہیں)

یعنی فرمایا حضرت ﷺ نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگوں کے آمین کہنے سے۔ پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی۔

اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آواز اس کی نہ پہنچے جب تک صورت حسد کی نہیں ہوسکتی۔

اور امام بخاری نے ''باب جھر المأموم بالتأمین'' میں روایت کی ہے:

''عن أبی ھریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال: إذا قال الإمام (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فقولوا: آمین، فإنہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔'' رواہ البخاری (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۷۴۹)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) کہے تو تم لوگ ''آمین'' کہو۔ کیونکہ جو کوئی ملائکہ کے قول کی موافقت کرتا ہے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ اس کی روایت بخاری نے کی ہے۔''

پس لفظ (قولوا) سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابو ہریرہ کا، کہ روایت کیا اس کو شیخ بدرالدین عینی نے کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے:

''وکان أبو ھریرۃ مؤذنا لمروان، فاشترط أن لا یسبقہ بالضالین حتی یعلم أنہ قد دخل فی الصف، فکان إذا قال مروان: ولا الضالین۔ قال أبو ھریرۃ: آمین، یمد بھا صوتہ، وقال: إذا وافق تأمین أھل الأرض تأمین أھل السماء غفر لھم'' رواہ البیھقی۔ کذا فی العینی۔ (سنن البیھقی ۲ ۵۸ عمدۃ القاری ۶ ۴۸)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے موذن تھے۔ انھوں نے شرط لگائی کہ وہ (وَلَا الضَّالِّينَ) میں ان پر سبقت نہ کرے، حتی کہ وہ یہ جان لے کہ وہ صف میں داخل ہوگئے ہیں، تو مروان جب (وَلَا الضَّالِّينَ) کہا کرتا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ''آمین'' اپنی آواز کو کھینچ کر کہتے اور انھوں نے کہا کہ جب اہل زمین کے آمین کہنے اور اہل سما کے آمین کہنے میں توافق ہوتا ہے تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ اس کی روایت بیہقی نے کی ہے، جیسا کہ عینی میں ہے۔''

اور امام ترمذی بعد روایتِ حدیثِ وائل بن حجر کے فرماتے ہیں:

''قال أبو عیسی: حدیث وائل بن حجر حدیث حسن، وبہ یقول غیر واحد من أھل العلم من أصحاب النبی ﷺ والتابعین ومن بعدھم یرون أن یرفع الرجل صوتہ بالتأمین، ولا یخفیھا، وبہ یقول الشافعی وأحمد وإسحاق۔'' انتھی (سنن الترمذی ۲ ۲۷)

''ابو عیسیٰ نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے، اور ایسا ہی قول متعدد اہل علم اصحابِ نبی ﷺ اور تابعین اور ان کے بعد والوں کا بھی ہے۔ ان کی رائے ہے کہ آمین کہنے والا بآواز بلند کہے گا اور آہستہ سے نہیں کہے گا۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 109

محدث فتویٰ